اللہ والوں کے
اختیارات

04 ربیع الآخر 1448/2026 کا بیان

(For Islamic Brothers)

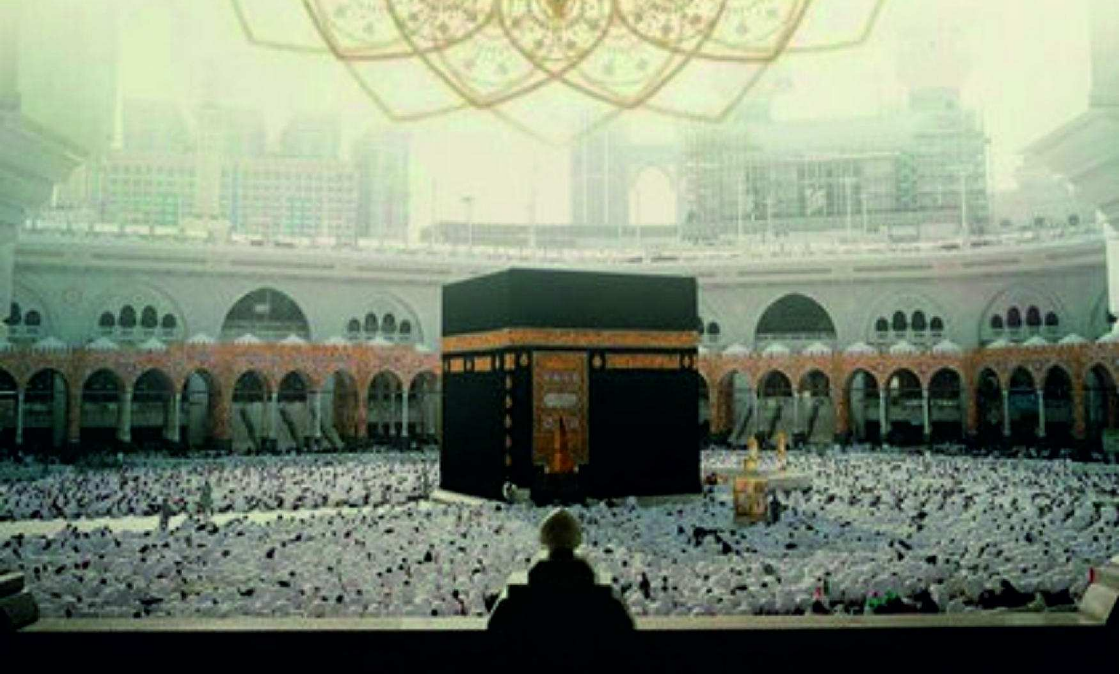

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ ط

اَمَّا بَعۡدُ! فَاَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ ط بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیۡكَ یَارَسُوۡلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصۡحٰبِكَ یَاحَبِیۡبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیۡكَ یَانَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصۡحٰبِكَ یَانُوۡرَ اللّٰہ

نَوَیۡتُ سُنَّتَ الۡاِعۡتِکَاف (ترجَمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعۡتِکاف کی نِیَّت کر لیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعۡتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتّہ اگر اِعۡتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمۡناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعۡتِکاف کی نِیَّت بھی صِرۡف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ تعالیٰ کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعۡتِکاف کی نِیَّت کر لے، کچھ دیر ذِکۡرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرودِ پاک کی فضیلت

امیرُ الۡمُؤمِنِین حضرتِ عمر بن خطّاب رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ فرماتے ہیں:

اِنَّ الدُّعَاءَ مَوۡقُوۡفٌ بَیۡنَ السَّمَاءِ وَالۡاَرۡضِ لَا یَصۡعَدُ مِنۡہُ شَیۡءٌ حَتّٰی تُصَلِّیَ عَلٰی نَبِیِّكَ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

یعنی بے شک دُعا زمین وآسمان کے درمیان ٹھہری رہتی ہے اور اُس سے کوئی چیز اُوپر کی طرف نہیں جاتی، جب تک تم اپنے نبیِ اَکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر دُرُودِ پاک نہ پڑھ لو۔ (ترمذی، کتاب الوتر، باب ماجاء فی فضل الصلوۃ ۔ ۔ ۔ الخ، ۲/۲۸، حدیث: ۴۸۶)

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

بیان سننے کی نیتیں

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وآلِہٖ وسَلَّم:اَفْضَلُ الْعَمَلِ اَلنِّیَّۃُ الصَّادِقَۃُ سچی نیت سب سے افضل عمل ہے۔[1] **اے عاشقانِ رسول!** ہر کام سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کرنے کی عادت بنائیے کہ اچھی نیت بندے کو جنت میں داخِل کر دیتی ہے۔ بیان سننے سے پہلے بھی اچھی اچھی نیتیں کر لیجئے! مثلاً نیت کیجئے! ☜ عِلْم سیکھنے کے لئے پورا بیان سُنوں گا ☜ با اَدب بیٹھوں گا ☜ دورانِ بیان سُستی سے بچوں گا ☜ اپنی اِصْلاح کے لئے بیان سُنوں گا ☜ جو سُنوں گا دوسروں تک پہنچانے کی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! اولیائے کرام رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہم اجمعین اللہ پاک کے وہ خاص بندے ہیں، جنھوں نے اپنی زندگیوں میں اللہ پاک کے بتائے ہوئے احکامات پر عمل کرکے اپنے ربِّ کریم کی بارگاہ میں اعلیٰ مقام حاصل کیا، اس عمل کے انعام میں اللہ پاک نے اپنے ان اولیائے کرام رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہم اجمعین کو اپنی عطا اور کرم سے بے شمار اختیارات سے نواز کر بلند شان و فضیلت عطا فرمائی۔ الحمد للہ! ماہِ ربیع الآخر جاری ہے یہ مہینا تمام اولیائے کرام کے سردار حضور غوث پاک کا مہینا ہے تو آج کے اس اجتماع میں ہم اللہ کے اِن نیک بندوں کے اختیارات کے واقعات اور کچھ مدنی پھول سنیں گے کہ اللہ پاک نے اپنے اولیائے کرام رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہم اجمعین کو کِن کِن اختیارات سے نوازا ہے۔ آیئے! سب سے پہلے بابا فریدُ الدِّین مسعود گنجِ شکر رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی ایک کرامت سنتے ہیں، چنانچہ

1…جامع صغیر، صفحہ:81، حدیث:1284

مٹی سونا بن گئی

ایک مرتبہ ایک خاتون نے بابا فریدُ الدّین مسعود گنجِ شکر رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کی: یاحضرت! میری تین(3) جوان بیٹیاں ہیں، جن کی شادی کرنی ہے، آپ مدد فرمائیے۔ آپ رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ نے اپنے خادمین سے فرمایا: جو کچھ بھی درگاہ پر مَوْجُود ہے، وہ خاتون کو دے دو۔ خُدّام نے عرض کی: حضور! آج کچھ بھی باقی نہیں بچا۔ یہ سُن کر خاتُون رونے لگی کہ میں بہت مجبور ہوں اور اُمید لے کر آئی ہوں، آپ رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ نے فرمایا: جاؤ! باہر سے مٹی کا ایک ڈھیلا اُٹھالاؤ، وہ مٹی کا ڈھیلا اُٹھالائی۔ آپ رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ نے بلند آواز سے سورۂ اخلاص پڑھ کر اس پر دَم کیا تو وہ مٹی کا ڈھیلا سونا بن گیا، یہ دیکھ کر سب بہت حیران ہوئے، خاتون سونا گھر لے گئی اور گھر جا کر اس نے بھی پاک صاف ہو کر سورۂ اخلاص پڑھ کر مٹی کے ڈھیلے پر دَم کیا مگر وہ سونا نہ بن سکا، آخر کار 3 دن تک یہی عمل کرتی رہی مگر کوئی نتیجہ ظاہر نہ ہوا۔ مجبور ہو کر آپ رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ کی بارگاہ میں حاضر ہوئی اور کہنے لگی: حضور! میں نے بھی سورۂ اخلاص پڑھی، لیکن مٹی سونا نہیں بنی۔ آپ رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ نے فرمایا: تُو نے عمل تو وہی کچھ کیا جو میں نے کیا تھا مگر تیرے منہ میں فرید جیسی زبان نہ تھی۔ (اللہ کے سفیر، ص۲۹۸ ملخصًا)

پیارے اسلامی بھائیو! اس حکایت سے معلوم ہوا! اللہ پاک کے نیک بندے پریشان حالوں، تنگدستوں اور محتاجوں کی مدد فرما کر ان کی حاجت رَوائی فرماتے ہیں، اگر کسی حاجت مند کو دینے کیلئے کچھ مَوْجُود نہ ہو تا تب بھی یہ حضرات اس کو خالی ہاتھ نہیں لوٹاتے اور اپنے اِختیارات کو استعمال کرتے ہوئے مٹی کو سونا بنا کر اس کی مُراد پُوری کر دیتے ہیں، یہ بھی معلوم ہوا کہ اللہ والوں کی زبانوں میں ایک الگ ہی تاثیر ہوتی ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! اللہ پاک کی اجازت کے بِغیر کوئی ایک ذرّہ بھی نہیں دے سکتا، اللہ پاک کے محبوب بندے اللہ پاک کے دیئے ہوئے اختیارات سے مُحتاجوں کی حاجت پوری فرماتے ہیں، مُصیبت زَدوں کی مدد فرماتے ہیں، بیماروں کو شفا دیتے ہیں یہی نہیں بلکہ اولیائے کرام رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِم اَجْمَعِیْن تو اللہ پاک کی دی ہوئی طاقت سے مُردوں کو بھی زندہ فرمادیتے ہیں، جیسا کہ

ہاتھی زندہ ہوگیا

ایک مرتبہ حضرت سیدی احمد جام زندہ پیل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کہیں تشریف لے جارہے تھے کہ راستے میں ایک مقام پر لوگوں کا رش نظر آیا، آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ ان کے پاس تشریف لے گئے۔ فرمایا: کیا ہوا ہے؟ لوگوں نے عرض کی: ہاتھی مر گیا ہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے ارشاد فرمایا: اس کی سُونڈ ویسی ہی ہے، آنکھیں بھی ویسی ہیں، ہاتھ بھی ویسے ہی ہیں، پاؤں بھی ویسے ہی ہیں۔ غرض سب چیزوں کو فرمایا کہ ویسے ہی ہیں پھر مر کیسے گیا؟ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کا یہ فرمانا تھا کہ فوراً وہ ہاتھی زندہ ہوگیا، اُس دن سے آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا لقب "زندہ پیل" (یعنی ہاتھی زندہ کرنے والا) ہوگیا۔ (ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص۴۹۹ملخصاً)

کیا کوئی بندہ، مُردہ کو زندہ کر سکتا ہے

پیارے اسلامی بھائیو! بیشک مَوت و زندگی اللہ پاک کے اِختیار میں ہے، لیکن اللہ پاک اپنے کسی بندے کو مُردے زندہ کرنے کی طاقت بخشے تو اُس کیلئے کوئی مُشکِل نہیں اور اللہ پاک کی عطا سے کسی اور کو ہم مُردہ زندہ کرنے والا تسلیم کرلیں تو اِس سے ہمارے ایمان پر کوئی بُرا اَثَر نہیں پڑتا، بَہر حال اگر کوئی یہ عقیدہ رکھے کہ اللہ پاک نے کسی نبی یا ولی کو

مرض سے شِفا دینے اور مُردے کو زندہ کرنے کا اختیار دیا ہی نہیں ہے تو ایسا عقیدہ رکھنا قرآنِ پاک کی آیتِ مبارکہ کے بالکل خلاف ہے۔ چنانچہ پارہ 3 سورۂ اٰلِ عمران کی آیت نمبر 49 میں حضرتِ عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کا قول واضح طور پر نقل کیا گیا ہے:

اَنِّیْۤ اَخْلُقُ لَكُمْ مِّنَ الطِّیْنِ كَهَیْـٴَـةِ الطَّیْرِ فَاَنْفُخُ فِیْهِ فَیَكُوْنُ طَیْرًۢا بِاِذْنِ اللّٰهِۚ وَ اُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَ الْاَبْرَصَ وَ اُحْیِ الْمَوْتٰى بِاِذْنِ اللّٰهِۚ	ترجمۂ کنزُالعرفان: میں تمہارے لئے مٹی سے پرندے جیسی ایک شکل بناتا ہوں پھر اس میں پھونک ماروں گا تو وہ اللہ کے حکم سے فوراً پرندہ بن جائے گی اور میں پیدائشی اندھوں کو اور کوڑھ کے مریضوں کو شفا دیتا ہوں اور میں اللہ کے حکم سے مردوں کو زندہ کرتا ہوں

پیارے اسلامی بھائیو! آپ نے سنا کہ حضرتِ عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام صاف صاف اعلان فرما رہے ہیں کہ میں اللہ پاک کی بخشی ہوئی قُدرت کے ذریعے مٹی سے پرندہ بنا کر اُس میں رُوح پُھونکتا ہوں، پیدائشی اندھوں کو آنکھوں کی روشنی اور کوڑھیوں (یعنی سفید داغ والے مریضوں) کو شِفا دیتا ہوں، حتّٰی کہ مُردوں کو بھی زندہ کر دیا کرتا ہوں۔ فیضانِ انبیائے کرام سے اولیائے عظام رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کو بھی اختیارات دیئے جاتے ہیں اور وہ بھی ایسے کام سَر اَنْجام دیتے ہیں کہ عقلیں حیران رہ جاتی ہیں۔ جیسا کہ

حضرت سُلَیْمان عَلَیْہِ السَّلَام کے وزیر حضرت آصف بن برخیا رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے اللہ پاک کے عطا کردہ اِختیار کو استعمال کرتے ہوئے پلک جھپکنے سے پہلے پہلے ملکِ یمن سے تختِ بلقیس کو حضرت سُلَیْمان عَلَیْہِ السَّلَام کی بارگاہ میں پیش کر دیا، جسے قرآنِ پاک نے ان الفاظ میں بیان کیا ہے، چنانچہ

پارہ 19 سُوْرَۃُ النَّمْل کی آیت نمبر 40 میں ارشاد ہوتا ہے:

اَنَا اٰتِیْكَ بِهٖ قَبْلَ اَنْ یَّرْتَدَّ اِلَیْكَ طَرْفُكَ ؕ | ترجمۂ کنز العرفان: میں اسے آپ کی بارگاہ میں آپ کے پلک جھپکنے سے پہلے لے آؤں گا۔

پیارے اسلامی بھائیو! آپ نے سُنا کہ ایک وَلِیُّ اللہ نے اللہ پاک کی عطا کردہ قُوَّت سے اَسّی (80) گز لمبا اور چالیس (40) گز چوڑا جواہرات سے آراستہ تخت انتہائی کم وقت میں ملکِ یمن سے حضرت سُلَیْمَان عَلَیْہِ السَّلَام کے دربار میں پیش کر دیا۔

صدرُ الشَّریعہ، بَدرُ الطَّریقہ مُفتی امجد علی اعظمی رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اولیائے کرام رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کو اللہ پاک نے بہت بڑی طاقت دی ہے، ان میں جو (اولیائے کرام رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کی قِسم) اصحابِ خدمت ہیں، (وہ) سیاہ، سفید کے مختار بنا دیئے جاتے ہیں، یہ حضرات نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سچے نائب (خلیفہ) ہیں، ان کو اِختیارات حضور (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی نِیابت میں (یعنی آپ کے نائب ہونے کی برکت سے) ملتے ہیں (اور) عُلومِ غیبیہ (غَیْ، بِ، یَہْ یعنی چُھپے ہوئے عُلوم) ان پر مُنْکَشِف (یعنی ظاہر) ہوتے ہیں۔ (بہار شریعت، ۱/۲۶۷) اللہ پاک کے محبوب بندوں پر اس کا خُصُوصی کرم ہوتا ہے، ان کے کاموں میں اللہ پاک کی طرف سے مدد شامل ہو جاتی ہے۔

اللہ پاک ہمیں اولیائے کرام رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کا با ادب رکھے اور بے ادبی سے بچائے۔ آمین

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

وَلِیُّ اللہ کسے کہتے ہیں؟

پیارے اسلامی بھائیو! اولیائے کرام رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کے اختیارات سے متعلق مزید واقعات سننے سے پہلے ولی کی تعریف سن لیجئے، چنانچہ

تفسیر صراطُ الجنان میں ہے:وَلِیُّ اللہ وہ ہے جو فرائض کی ادائیگی سے اللہ پاک کا قُرب حاصل کرے وہ اللہ پاک کی اِطاعت(یعنی فرمانبرداری) میں مشغول رہے اور اس کا دل اللہ پاک کے نُورِ جلال کی مَعرِفَت(پہچان) میں مُستَغرَق(یعنی ڈُوبا ہوا) ہو، جب دیکھے قدرتِ الٰہی کے دلائل کو دیکھے ، جب سُنے اللہ پاک کی آیتیں ہی سُنے، جب بولے تو اپنے ربِّ کریم کی ثَنا(تعریف) ہی کے ساتھ بولے، جب حرکت کرے، اِطاعتِ الٰہی میں حرکت کرے اور جب کوشش کرے تو اسی کام میں کوشش کرے جو قربِ الٰہی کا ذریعہ ہو، اللہ پاک کے ذِکر سے نہ تھکے اور چشمِ دل(دل کی آنکھ) سے خدا پاک کے علاوہ کسی اور کو نہ دیکھے۔ یہ صفت اَولیاء(رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہِمۡ اَجۡمَعِیۡن) کی ہے، بندہ جب اس حال پر پہنچتا ہے تو اللہ پاک اس کا مددگار ہوتا ہے۔(صراط الجنان ، ۴/۳۴۴ملخصاً)

آیئے! اب کرامت کی تعریف بھی سنتے ہیں، چنانچہ

کرامت کی تعریف

صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرت علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ بہارِ شریعت میں کرامت کی تعریف بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ولی سے جو خلافِ عادت(یعنی جو عام طور پر نہ ہو سکے) بات صادر(واقع) ہو، اُس کو کرامت کہتے ہیں۔[1] اسی قسم کی چیزیں اگر انبیاء عَلَیۡہِمُ السَّلَام سے اِعْلانِ نُبُوّت سے پہلے ظاہر ہوں تو "اِرْہَاص"، اِعْلانِ نُبُوّت کے بعد ہوں تو "مُعْجِزَہ" کہلاتی ہیں، اگر عام مؤمنین سے اس قسم کی چیزوں کا ظہور ہو تو اس کو "مَعُونَت" کہتے ہیں اور کسی غیر مسلم سے کبھی اس کی خواہش کے مُطَابِق اس قسم کی چیز ظاہر ہو جائے تو

1 . . . بہارِ شریعت، حصہ اول، ۱/۵۸ بتغیر قلیل

اس کو ”اِسْتِدْرَاج“ کہا جاتا ہے۔[1] خلافِ عادت بات سے مُراد وہ کام ہے جو عام طور پر ہر کسی انسان سے ظاہر نہ ہوتا ہو مثلاً ہوا میں اُڑنا، پانی پر چلنا وغیرہ اَفعال کہ عام طور پر آدمی نہ تو ہوا میں اُڑ سکتا ہے اور نہ ہی پانی پر چل سکتا ہے۔[2]

پانی پر تصرفات

پیارے اسلامی بھائیو! یقیناً اولیائے کرام رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کو اللہ پاک نے ہوا میں اُڑنے کی طاقت عطا فرمائی ہے، جو بغیر پروں کے بآسانی ہوا میں پرواز کرتے ہوئے ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچ سکتے ہیں، اللہ پاک کے بعض نیک بندے ایسے بھی ہوتے ہیں جو سمندروں اور دریاؤں کو بھی اپنا فرمانبردار بنالیتے ہیں اور پانی پر بِلاخوف اس طرح چل سکتے ہیں جیسے خشکی پر چلتے ہیں، چنانچہ

بغیر کشتی کے دریا پار کرلیا

روایتوں میں آتا ہے کہ جنگِ فارس میں حضرت سعد بن ابی وقاص رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اسلامی لشکر کے سپہ سالار تھے۔ دورانِ سفر راستے میں دریائے دِجلہ کو پار کرنے کی ضرورت پیش آگئی اور کشتیاں موجود نہیں تھیں۔ آپ نے لشکر کو دریا میں چل دینے کا حکم دے دیا اور خود سب سے آگے آگے یہ دُعا پڑھتے ہوئے دریا پر چلنے لگے: ”نَسْتَعِیْنُ بِاللّٰہِ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَحَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ وَلَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ“ (ترجمہ: ہم اللہ پاک سے مدد طلب کرتے ہیں اور اسی پر بھروسا کرتے ہیں، اللہ پاک ہمیں کافی ہے اور وہ کیا ہی اچھا ہے کام بنانے والا اور نہیں ہے گناہوں سے بچنے کی طاقت اور نیکی کرنے کی قوت مگر اللہ پاک کی طرف سے جو سب سے

1 . . . کراماتِ صحابہ، ص۳۶

2 . . . فیضانِ مزاراتِ اولیاء، ص۴۶

بلند عظمت والا ہے)لوگ آپس میں بِلا جھجک ایک دوسرے سے باتیں کرتے ہوئے گھوڑوں والے گھوڑوں پر سوار،اُونٹوں والے اُونٹوں پر سوار،پیدل چلنے والے پیدل اپنے اپنے سامانوں کے ساتھ دریا پر اس طرح چلنے لگے جس طرح میدانوں میں قافلے گزرتے رہتے ہیں۔(دلائل النبوۃ لابی نعیم، الفصل التاسع والعشرون، عبور سعد بن ابی وقاص...الخ، جزء ۲، ص ۳۴۱-۳۴۲۔رقم: ۵۲۲ ملخصاً)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

آسمانوں پر بھی حکمرانی

پیارے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا!اللہ پاک کے نیک بندے اس کی دی ہوئی طاقت سے پانی اور ہوا پر بھی چل سکتے ہیں اور یہ حضرات ایسی شان والے ہوتے ہیں کہ ان کی دُعائیں رَدّ نہیں ہوتیں، جب یہ بار گاہِ خداوندی میں ہاتھ اُٹھا کر بارش کی دُعا فرمادیں تو اللہ پاک ان کی دعاؤں کی برکت سے بہت زور کی بارش برسا کر پیاسوں کو سیراب اور کھیتوں اور باغات کو سرسبز و شاداب فرمادیتا ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اِمام رازی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اور شیطان

پیارے اسلامی بھائیو! بزرگوں کی سیرت پر چلتے ہوئے زندگی بسر کرنا نہ صرف دُنیا و آخرت میں ڈھیروں بھلائیاں پانے کا سبب ہے بلکہ ان نیک ہستیوں سے نسبت ہمارے آخری وقت میں بھی کام آتی ہے۔جیسا کہ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے رسالے **"وَسوسے اور اُن کا علاج"** صفحہ نمبر 11 پر نقل فرماتے ہیں کہ (حضرتِ) امام فخر الدّین رازی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے نَزع کا وقت جب قریب آیا، تو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے پاس شیطان حاضر ہوا، کیونکہ اُس وقت شیطان جان توڑ کوشش کرتا ہے کہ کسی

طرح اِس (بندے) کا ایمان سَلْب ہو جائے (یعنی چھین لیا جائے کہ) اگر اُس وقت (وہ بندہ ایمان سے) پھر گیا تو پھر کبھی نہ لوٹ سکے گا۔ شیطان نے آپ رَحمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ سے پوچھا کہ تم نے تمام عُمر مُناظروں، بحثوں میں گزاری، خدا پاک کو بھی پہچانا؟ آپ رَحمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے فرمایا: بے شک خدا پاک ایک ہے۔ شیطان بولا، اِس پر کیا دلیل؟ آپ رَحمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے ایک دلیل پیش کی۔ شیطان فِرِشتوں کا اُستاد رہ چکا ہے۔ اُس نے وہ دلیل توڑ دی۔ آپ رَحمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے دوسری دلیل قائم کی۔ اُس خبیث نے وہ بھی توڑ دی۔ یہاں تک کہ تین سو ساٹھ (360) دلیلیں حضرت امام رازی رَحمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے قائم کیں، مگر اس لعین نے (اپنے بُرے خیال میں) سب توڑ دیں۔ اب امام صاحب رَحمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ سخت پریشانی اور مایوسی میں مُبتلا ہوئے۔ آپ رَحمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے پیر حضرت شیخ نجمُ الدین کُبریٰ رَحمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کہیں دُور دَراز مقام پر وضو فرما رہے تھے۔ وہاں سے پیر صاحب رَحمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے امام رازی رَحمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کو آواز دی کہ کہہ کیوں نہیں دیتا کہ میں نے خدا پاک کو بے دلیل ایک مانا۔ (ملفوظات، حصہ چہارم، ص۴۹۳، ملخصاً)

مُرشِدِ کامل سے بیعت کر لیجئے

پیارے اسلامی بھائیو! اس حکایت سے معلوم ہوا! اللہ پاک نے اپنے نیک بندوں کو اس قدر طاقت عطا فرمائی ہے کہ یہ حضرات نہ صرف مِیلوں دُور کے حالات ملاحظہ فرمالیا کرتے ہیں بلکہ مدد بھی فرماتے ہیں جیسا کہ حضرت شیخ نجمُ الدین کُبریٰ رَحمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے اپنے مُرید کو اس کے آخری وقت میں شیطان سے بچالیا۔ یہ بھی معلوم ہوا! دنیا میں کسی نیک اور جامع شرائط پیر کے ہاتھ میں ہاتھ دینا یعنی ان سے مُرید ہو جانا، ایمان کی حفاظت کیلئے مُفید ہے ۔کسی کو پیر اس لئے بنایا جاتا ہے تاکہ اُمورِ آخِرت میں بہتری آئے، اُس کی رہنمائی اور باطنی توجُّہ کی بَرَکت سے مُرید، اللہ پاک اور اس کے رسول، رسولِ مقبول، بی بی آمنہ کے گلشن کے

مہکتے پھول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ناراضی والے کاموں سے بچتے ہوئے اللہ پاک کی رِضا والے کاموں کے مُطابِق اپنے شب و روز گُزار سکیں۔ اَفسوس! موجودہ زمانے میں کئی لوگوں نے پیری مُریدی جیسے اَہم مَنْصَب کو حُصُولِ دُنیا کا ذَرِیعہ بنا رکھا ہے۔ بے شُمار بدعَقیدہ اور گمراہ لوگ بھی تَصَوُّف کا ظاہِری جُبَّہ اَوڑھ کر لوگوں کے دِین و اِیمان کو برباد کر رہے ہیں۔ پیرِ کامل کی شرائط، اَوصاف اور دیگر معلومات جاننے کیلئے مکتبۃ المدینہ کی کتاب **"آدابِ مرشدِ کامل"** کا مطالعہ کیجئے، اِنْ شَآءَ اللہ مفید معلومات کے ساتھ ساتھ مرشدِ کامل سے بیعت ہونے کا ذہن بنے گا، اگر بیعت ہو چکے ہوں تو یہ معلومات بھی حاصل ہوں گی کہ ایک مُرید پر پیر کے کیا کیا حقوق ہوتے ہیں؟ اگر آپ ابھی تک کسی پیر صاحب سے مُرید نہیں ہوئے تو پریشان ہونے کی ضرورت نہیں، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! فی زمانہ مرشدِ کامل کی ایک مثال شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ بھی ہیں، آپ ان سے مُرید ہوسکتے ہیں، جن کے تَقْویٰ و پرہیز گاری کی بَرَکات عاشقانِ رسول کی دینی تنظیم دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول کی صورت میں ہمارے سامنے واضح طور پر موجود ہیں، آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی نگاہِ ولایت اور حِکمتوں بھری تَرْبِیَت نے دُنیا بھر میں لاکھوں مُسلمانوں بالخُصوص نوجوانوں کی زِندگیوں میں مَدَنی انقِلاب برپا کر دیا۔ کتنے ہی بے نمازی آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی نگاہِ فیض سے نمازی بن گئے۔ ماں باپ سے بُرا رویہ اِختیار کرنے والے بااَدب بن گئے، گانے باجے سننے والے، عشقِ رسول میں ڈُوب کر نعتیں سُننے والے بن گئے، مَدَنی مُذاکَرے اور سُنَّتوں بھرے بیانات سننے والے بن گئے، فلمی گیت گُنگُنانے والے نعتِ مُصْطَفٰے پڑھنے والے بن گئے، مال کی مَحبَّت میں جینے مرنے والوں کو فکرِ آخرت کی مَدَنی سوچ نصیب ہوگئی، تفریحی مَقامات پر جاکر اپنا وَقت برباد کرنے والے سُنَّتوں بھرے

اجتماعات میں اَوّل تا آخر شِرکت کرنے والے بن گئے۔ لٰہذا آپ بھی شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا فیض پانے اپنی زندگی کے مقصد کو کامیاب بنانے کیلئے دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ رہ کر ذیلی حلقے کے 12 **دینی کاموں** میں عملی طور پر شامل ہو کر نیکیوں کا ذخیرہ جمع کرتے ہوئے راہِ آخرت کے لیے **سامانِ آخرت** جمع کیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! اللہ پاک کے نیک بندوں سے دشمنی رکھنا، ان کی شان میں بے ادبی کرنا، انہیں طرح طرح سے سَتانا، ان کے مال و جائیداد پر قبضہ کر کے انہیں تکلیف پہنچانا، سراسر نادانی اور دنیا و آخرت کی بربادی کا سبب ہے۔ ان حضرات کی شان و عظمت تو ایسی بُلند و بالا ہے کہ اگر کسی مُعاملے میں سب لوگ ان کے خلاف گواہی دینے کیلئے مُتحد ہو جائیں، مگر اللہ پاک ان کی سچائی و امانت داری کی گواہی کیلئے ضرور کوئی سبب پیدا فرما دیتا ہے، جس سے ان کی شان و عظمت اور عزّت و شُہرت لوگوں کے دلوں میں مزید اُجاگر ہو جاتی ہے، جیسا کہ

زمین نے گواہی دی:

ایک شخص نے حاکمِ شہر کی عدالت میں حضرت بابا فریدُالدّین مسعود گنجِ شکر رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی زمین پر ملکِیَّت کا ناجائز دعویٰ کر دیا، چنانچہ حاکم نے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے پاس پیغام بھیجا کہ زمین کی ملکِیَّت کا ثُبوت پیش کریں، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے فرمایا: لوگوں سے پوچھ لو کہ یہ زمین کس کی ہے؟ حاکم جواب سے مطمئن نہ ہوا اور ثبوت پیش کرنے کا تقاضا کیا۔ حضرت بابا فریدُالدّین گنجِ شکر رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے فرمایا: میرے پاس نہ تحریری ثبوت ہے نہ کوئی گواہ، اگر تحقیق چاہئے تو زمین کے اسی حِصّے سے پوچھ لو۔ حاکم یہ جواب سُن کر سخت حیران ہوا، لٰہذا خود

زمین کے اُسی حصے پر گیا، یہاں تک کہ لوگوں کا بہت بڑا ہجوم جمع ہو گیا۔ حاکم نے زمین سے پوچھا: اے زمین! بتا تیرا مالک کون ہے؟ زمین نے بلند آواز سے کہا: میں ایک لمبے عرصے سے حضرت بابا فرید گنجِ شکر (رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ) کی ملکیّت میں ہوں۔ یہ سنتے ہی حاکم اور تمام حاضرین حیران رہ گئے۔ (سیر الاقطاب مترجم، ص۱۹۴)

پیارے اسلامی بھائیو! اس حکایت سے معلوم ہوا! اللہ والوں کے اختیارات زمین پر بھی چلتے ہیں اور یہ حضرات ضرورت پڑنے پر زمین کو حکم فرما کر اسے اپنے حق میں گواہ بنا لیتے ہیں۔ یہ مدنی پھول بھی ملا کہ کبھی بھی کسی کی جائیداد و مال پر ناحق قبضہ نہیں کرنا چاہیے۔

اللہ پاک ہمیں مسلمانوں کے ساتھ حُسنِ سُلُوک سے پیش آنے اور ان پر ظلم و زیادتی سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

اولیائے کرام بعدِ وفات بھی نفع پہنچاتے ہیں

پیارے اسلامی بھائیو! اللہ پاک کے مقبول بندے جب اس کے احکام پر عمل کرنے کے ذریعے اس کی رضا و خُوشنودی حاصل کر لیتے ہیں تو اللہ کریم اپنی قدرت و کمال سے دُنیا میں انہیں بے مثال بلندی و کمال سے نوازتا ہے اور بعدِ وِصال بھی یہ حضرات لوگوں کی مشکلات کو دُور کرنے کی بے مثال قُدرت رکھتے ہیں۔ اولیائے کرام رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہم اجمعین کو جو طاقتیں زندگی میں حاصل ہوتی ہیں، وہ دُنیا سے ظاہری پردہ کرنے کے بعد نہ صرف باقی رہتی ہیں بلکہ ان میں مزید اضافہ ہو جاتا ہے، کیونکہ اولیائے کرام رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہم اجمعین اللہ کریم کی عنایات سے اپنے مَزارات میں نہ صرف زندہ ہوتے ہیں بلکہ اپنے مزارات کی

زیارت کے لئے آنے والے عقیدت مندوں کی اچھے راستے کی طرف رہنمائی اور ان کی مدد بھی فرماتے ہیں۔

حضرت امام اسماعیل حقی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام، اولیائے کرام اور شُہَداء رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِم اجمعین کے جسم قبروں میں بھی نہ تو تبدیل ہوتے ہیں اور نہ ہی گَل سَڑتے ہیں، کیونکہ اللہ پاک نے ان کے جسموں کو اس خرابی سے جو گوشت کے گلنے سَڑنے سے پیدا ہوتی ہے، محفوظ رکھا ہے۔(تفسیر روح البیان، پ ۱۰، التوبۃ، تحت الآیۃ: ۴۱، ۳/ ۴۳۹)

حضرت امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللّٰہ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جن سے زندگی میں مدد طلب کی جاسکتی ہے ان تمام سے بعدِ وفات بھی مدد طلب کی جاسکتی ہے۔اِسی طرح بُزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِم اجمعین کا فرمان ہے: چار (4) بُزرگ وہ ہیں جو اسی طرح معاملات میں اختیار چلاتے ہیں جیسے اپنی زندگی میں چلاتے تھے (وہ وصالِ ظاہری کے بعد زندگی سے) کئی گنا زیادہ اختیار چلاتے ہیں: حضرت مَعروف کرخی، حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِمَا اور دو اِن کے علاوہ (یعنی حضرت شیخ عقیل مُنْبِجِی اور حضرت شیخ حیا بن قیس حَرّانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِمَا) ہیں۔(بہجۃ الاسرار، ص ۱۲۴، لمعات التنقیح، کتاب الجنائز، باب زیارۃ القبور، ۴/ ۲۱۵، تحت الباب: ۸)

آیئے! اس ضمن میں ایسے دو ایمان افروز واقعات سنتے ہیں جن میں اولیائے کرام رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِم اجمعین نے بعدِ وصال اپنے مزارات پر حاضری دینے والوں کی حاجت روائی فرمائی ، چنانچہ

بعدِ وصال حاجت روائی

حضرت شیخ عمر فاروثی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: مجھے کئی مرتبہ حضرت امام رَفاعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ

عَلَیْہ کے مزارِ اقدس پر حاضری کی سعادت نصیب ہوئی، ایک مرتبہ تو ایسا بھی ہوا کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے قبرِ مبارک سے بلند آواز سے میری ایک حاجت کے بارے میں فرمایا: جا! تیری حاجت پوری کر دی گئی۔ (1)

قرض معاف ہو گیا

حضرت حمیدی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: ایک بار مجھ پر قرض تھا، اسی پریشانی کے عالَم میں، میں حضرت محمد بن جعفر حسینی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کے مزار شریف پر حاضر ہوا اور وہاں بیٹھ کر کچھ دیر قرآنِ پاک کی تلاوت کی اور رو دیا، مزار کی زیارت کے لئے آنے والے ایک شخص نے میرا رونا سُن لیا، اس نے مجھے کچھ سونا دیا اور کہا: اس صاحبِ مزار کی خاطر یہ سونا لے لو۔ میں نے وہ سونا لیا اور چل دیا، ابھی چند ہی قدم چلا تھا کہ میرا قرض خواہ آگیا، مجھے دیکھ کر مسکرایا اور کہا: یہ سونا اُس کو واپس کر دو کیونکہ میں اَجر و ثواب کا اُس کے مقابلے میں زیادہ حق دار ہوں۔ میں نے قرض خواہ سے اِس مُعافی کا سبب پوچھا کہ آپ کو میرا خیال کس نے بتایا ہے؟ وہ کہنے لگا: میں نے اس قبر والے بُزرگ کو خواب میں دیکھا، انہوں نے مجھے کہا ہے کہ اگر تُو حمیدی سے دَرگُزر کرے گا (یعنی اس کا قرض معاف کر دے گا) تو میں تجھے جنّت میں محل دلاؤں گا، پھر اس نے نہ صرف میرا قرض مُعاف کر دیا بلکہ مجھے مزید چھ (6) دِرہم بھی دے دیئے۔

(جامع کراماتِ اولیا، ذکر محمد بن جعفر الحسینی، ۱/ ۱۷۲)

حاضریٔ مزارات باعثِ برکات ہے

پیارے اسلامی بھائیو! اولیائے کرام رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِم اجمعین کے مزارات پر

1 . . . جامع کرامات الاولیاء، ۱/۴۹۱

حاضری کی برکت سے دُعائیں قبول ہوتی ہیں، مُشکلات و مصیبتوں سے نجات ملتی ہے اور خاص اس نیت سے اولیائے کرام رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْھِم اجمعین کے مزارات پر جاناتو خود ہمارے بزرگوں کا طریقہ رہا ہے۔ چنانچہ

حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک بار مجھے ایک (دِینی) مُشکِل پیش آئی، میں نے اس کے حل کی کوشش کی مگر کامیاب نہ ہوا، اس سے پہلے بھی مجھ پر ایسی ہی مُشکِل آئی تھی تو میں نے حضرتِ شیخ بایزید رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے مزار شریف پر حاضری دی تھی اور میری وہ مُشکِل حل ہو گئی تھی۔

حضرت یحییٰ بن سلیمان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: مجھے ایک حاجت تھی اور میں کافی غریب بھی تھا۔ میں نے حضرت معروف کَرخی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی قبرِ اَنور پر حاضری دی، 3 بار سورۂ اِخلاص کی تلاوت کی اور اس کا ثواب آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اور تمام مُسلمانوں کی اَرواح کو پہنچایا، پھر اپنی حاجت بیان کی۔ جُونہی میں وہاں سے واپس آیا میری حاجت پُوری ہو چکی تھی۔[1]

پیارے اسلامی بھائیو! اللہ والوں کی سیرت پر عمل کرنے کا جذبہ بڑھانے اور ان کے روحانی فیوض وبرکات سے فیضیاب ہونے کے لئے فیضانِ صحابہ و اولیا سے مالامال عاشقانِ رسول کی دینی تنظیم دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے ہر دم وابستہ ہو جائیے۔ ذیلی حلقے کے 12 دینی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیجئے، نیک اعمال پر عمل اور قافلوں میں سفر کیجئے۔ اللہ پاک ہمیں اولیائے کرام کا فیضان نصیب فرمائے اور ہمیں ہمیشہ اولیائے کرام کا باادب بنائے۔ آمین۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

1 . . . الروض الفائق، المجلس الرابع والثلاثون الخ، ص ۱۸۸